ناصر کاظمی

(حالاتِ زندگی)

نام ناصر رضا کاظمی اور تخلص ناصؔر تھا۔ ۱۹۲۵ء میں انبالہ میں پیدا ہوئے۔ والد محمد سلطان فوج میں صوبیدار میجر تھے۔ ناصر نے ابتدائی تعلیم انبالہ میں حاصل کی۔ ہائی اسکول انبالہ سے میٹرک پاس کرنے کے بعد لاہور آ گئے۔ جہاں اسلامیہ کالج سے انٹر اور بی اے کا امتحان پاس کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد لاہور آ کر مستقل طور پر رہنے لگے۔ پہلے لاہور ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں ملازمت کر لی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد ملازمت چھوڑ کر رسالہ ''اوراقِ نو'' کے عملہ ادارت میں چلے گئے۔ کچھ عرصہ محکمہ سماجی بہبود میں رابطہ آفیسر بھی رہے۔ اسسٹنٹ پبلسٹی آفیسر ویلج ایڈ کے طور پر بھی چند ماہ کام کیا۔ پہلے رسالہ ''ہم لوگ'' کے نائب مدیر اور مابعد ''ہمایوں'' رسالہ کے مدیر رہے۔ آخر میں ریڈیو پاکستان لاہور سے منسلک ہو گئے۔ اور ریڈیو کے ادبی پروگرام کو معیاری بنائے۔

ناصر کاظمی نے شاعری کی ابتدا سانیٹ اور نظم سے کی۔ بعد میں نظم چھوڑ کر غزل لکھنے لگے۔ غزل میں حفیظ ہوشیار پوری سے اصلاح لیتے رہے اور ان کی راہنمائی میں پرسوز غزلیں لکھیں۔ ان کی غزلوں میں غمِ عشق کے ساتھ ساتھ غمِ روزگار بھی ملتا ہے۔ بلکہ یہ دونوں آفاقی غم اُن کی غزل میں شیر و شکر دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی غزلوں میں بلا کا سوز، درد اور کرب پایا جاتا ہے۔ جو پڑھنے والے کے دل کی اتھاہ گہرائیوں تک اثر انداز ہوتا ہے۔

وہ گہرے جذبات اور پیچیدہ معاملات کو آسان سے آسان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ وہ الفاظ کی صحیح قدر و قیمت سے واقف ہیں۔ ناصؔر کی غزل رومانیت سے بھرپور ہے۔ وہ دلی کیفیات کو غزل کے خاص مزاج کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ اُن کی غزل میں دل کی تڑپ، کسک اور چُبھن صاف محسوس ہوتی ہے۔

وہ نئی نسل کے فکری اور جذباتی رجحانات کو بڑی خوبصورتی سے غزل میں پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے تقسیم ملک کے حالات و اثرات کو اپنی غزل کا موضوع بنایا۔ تقسیمِ ملک کے گہرے اثرات اور اس کے نتیجے میں داخلی کیفیت آپ کے پورے کلام پر چھائی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے اُمید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اُنہیں یقین ہے؛ کہ مستقبل میں ایسے دن ضرور آئیں گے؛ جب یہ ملک امن و سکون کا گہوارہ ہوگا۔

ناصؔر کاظمی اُردو کے منفرد غزل گو شاعر ہیں۔ جدید اُردو غزل میں وہ ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ اُن کی غزل رچے ہوئے شعری مذاق کی حامل ہے۔ اُنہوں نے غزل کو حُسن، نکھار اور تازگی عطا کی۔

آپ نے ۱۹۷۲ء میں وفات پائی۔

غزل

(ناصؔر کاظمی)

تدریسی مقاصد

۱۔ طلبہ کو جدید اُردو غزل کا ارتقا بتانا۔
۲۔ طلبہ کو ناصر کاظمی کا اسلوب بتانا۔
۳۔ طلبہ کو اُردو کی جدید غزل کی خصوصیات سے آگاہ کرنا۔
۴۔ طلبہ سے عملاً تنقیدی جُملے لکھوانا۔

خاص الفاظ و تراکیب: لہر ۔ خانہ ٔدل ۔ شریکِ سخن ۔ خامشی ۔ حویلی۔ برپا ۔ ہم سخن

دل میں اِک لہر سی اُٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

شور برپا ہے خانہ دل میں
کوئی دیوار سی گری ہے ابھی

بھری دنیا میں جی نہیں لگتا
جانے کس چیز کی کمی ہے ابھی

تو شریکِ سخن نہیں ہے تو کیا
ہم سخن تیری خامشی ہے ابھی

سو گئے لوگ اِس حویلی کے
ایک کھڑکی مگر کھلی ہے ابھی

تم تو یارو! ابھی سے اُٹھ بیٹھے
شہر میں رات جاگتی ہے ابھی

وقت اچھا بھی آئے گا ناصؔر
غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی

(دیوان ناصؔر کاظمی)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) پہلے شعر میں شاعر نے اپنے دل کی حالت زار کیوں کر بیان کی ہے؟

ب) دوسرے شعر میں ''دیوار گرنے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ج) پانچویں شعر میں شاعر نے محبوب کے کمرے کا نقشہ کیوں کر بیان کیا ہے؟

د) آخری شعر میں شاعر کس اُمید کا اظہار کرتا ہے؟

ہ) محفل میں دوستوں کے اٹھنے پر شاعر کس ردِعمل کا اظہار کرتا ہے؟

و) شاعر کا اِس دنیا میں کیوں دل نہیں لگتا؟

۲۔ غزل کے مطابق درج ذیل جملوں میں درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) دوسرے شعر میں صنعت استعمال ہوئی ہے۔

i) تلمیح
ii) لف ونشر
iii) تجنیس
iv) تضاد

ب) نصاب میں شامل غزل ناصر کاظمی کے مجموعے میں شامل ہے۔

i) پہلی بارش
ii) برگ نے
iii) دیوان ناصر کاظمی
iv) نشاط خواب

ج) اِس غزل میں لفظ ''ابھی'' استعمال ہوا ہے بطور۔

i) تلمیح
ii) قافیہ
iii) ردیف
iv) تشبیہ

د) اِس غزل میں الفاظ چلی۔گری۔کمی۔خامشی۔کھلی استعمال ہوئے ہیں بطور۔

i) ردیف
ii) قافیہ
iii) لف ونشر
iv) مجاز

مطلع اور مقطع

مطلع: غزل یا قصیدے کا وہ پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم وزن، ہم ردیف اور ہم قافیہ ہوں مطلع کہلاتا ہے۔ مثلاً

دل میں اِک لہر سی اُٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

مقطع: مقطع سے مراد کسی غزل یا قصیدے کا وہ آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ اور جس کی تکمیل کے ساتھ ہی غزل یا قصیدے کی تکمیل ہوجاتی ہے۔ مثلاً

دل تو میرا اداس ہے ناصرؔ
شہر کیوں سائیں سائیں کرتا ہے

(یاد رہے۔ اگر کسی غزل یا قصیدے کے آخری شعر میں شاعر نے اپنا تخلص ستعمال نہ کیا ہو تو وہ غزل کا آخری شعر ضرور کہلائے گا۔ مگر مقطع نہیں کہلائے گا)

۳۔ اِس غزل میں مطلع اور مقطع کی نشاندہی کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے تنقیدی جملے لکھوائیں۔
۲۔ طلبہ سے شاعری میں ہیئت کے لحاظ سے مطلع، مقطع، ردیف، قافیہ، وزن اور بحر کی شناخت کروائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو اُردو غزل کے ارتقائی سفر سے آگاہ کریں۔
۲۔ ناصر کاظمی کے مختلف مجموعوں سے منتخب کرکے چند غزلیات سنوائیں۔
۳۔ ناصر کاظمی کے اسلوب پر لیکچر دیں۔